بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ · عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

خطبہ نمبر ۲۶

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہار شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۱۸ نبوت ۱۳۴۳ ہش | ۱۲ رجب ۱۳۸۴ھ | ۱۸ نومبر ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۶۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۷ نومبر وقت ۹½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ کل حضور نے ازراہِ مہربانی سولہ احباب کو شرف زیارت بخشا

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

بابرکت ایام قریب آرہے ہیں، احباب حصولِ برکت و سعادت کا ابھی سے عزم کرلیں

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات

"اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں"

"میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسے کیلئے سفر اختیار کریں خدا ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے"

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام قریب آرہے ہیں۔ احباب جماعت کو اس جلسہ میں شرکت کی ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے اور یہ عزم کرلینا چاہیئے کہ وہ انشاء اللہ العزیز امسال اس مبارک اجتماع میں ضرور شریک ہوں گے اور اس کی ان عظیم الشان برکتوں اور سعادتوں سے حصہ لیں گے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ وابستہ کی ہیں۔ اس میں شمولیت سے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک درد و سوز میں ڈوبی ہوئی ان دعاؤں کے وارث ٹھہریں گے جو مسیح پاک علیہ السلام نے ان تمام لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور مانگیں کہ جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دعاؤں کا وارث ٹھہرنا کوئی معمولی انعام نہیں ہے۔ یہ وہ سعادت ہے کہ اگر اس کے حصول کے لئے انسان کو تکلیف بھی اٹھانی پڑے تو وہ اسے عین راحت سمجھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس للّٰہی جلسہ کی عظمت و اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنےٰ ادنےٰ ہرجوں کی پروا نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے۔ اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتامِ سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔" آمین ثم آمین

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

ہماری جماعت کے تمام افراد کو دین سیکھنے اور سکھلانے کی طرف توجہ دینی چاہیئے

نماز روحانیت کا ستون ہے جو ٹھیک طور پر نماز نہیں پڑھتا وہ سچے طور پر مسلمان نہیں کہلا سکتا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم اپریل ۱۹۴۹ء بمقام مسجد احمدیہ لاہور

تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

دینا تو میں نے آج کچھ اور خطبہ تھا لیکن یہاں آنے کے بعد بعض نوجوانوں کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر میں نے اپنا موضوع تقریر بدل لیا۔

نماز اسلامی فرائض میں سے ایک نہایت ہی اہم فرض ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ

روحانیت کا ستون نماز ہی ہے

جس نے ٹھیک طور پر نماز پڑھی اس کا دل قائم ہو گیا۔ اور جس کا دل قائم ہو گیا اس کی روحانیت بھی قائم ہو گئی اور جس نے ٹھیک طور پر نماز نہیں پڑھی اس کا دل قائم نہیں ہوا اور جس کا دل قائم نہیں ہوا وہ سچے طور پر مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ وہ ایک ایسوسی ایشن کا ممبر تو ہے۔ وہ ایک مجلس کا رکن تو کہلا سکتا ہے مگر وہ ایک مذہبی آدمی نہیں کہلا سکتا۔ اور نماز پڑھنے اور ٹھیک طور پر پڑھنے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ نماز بسا اوقات ایک ایسا انسان بھی پڑھ لیتا ہے جسے مذہب سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ لوگ دہریہ ہوتے ہیں۔ اسلام کے عملی طور پر منکر ہوتے ہیں مگر تو جہ اس کے کہ وہ

مسلمانوں کے گھروں میں

پیدا ہوتے ہیں۔ نماز پڑھ لیتے ہیں بلکہ بعض پانچوں وقت نماز پڑھتے ہیں مگر پوچھو تو وہ خدا تعالیٰ کے قائل نہیں ہوتے وہ کہتے ہیں کہ ہم جس سوسائٹی میں رہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کے طریقوں پر عمل کریں۔ ہم انگریزوں میں جاتے ہیں تو کوٹ پتلون پہنتے ہیں۔ چھری کانٹے سے کھانا کھاتے ہیں مگر ہم انگریز نہیں بن جاتے اس لئے کہ جس سوسائٹی میں ہم رہیں ہمارا کام یہی ہے کہ ہم اس کے دستور اور رسم و رواج کو مدنظر رکھیں۔ جس طرح ہم مغربی طریق اختیار کرنے کی وجہ سے یورپین نہیں بن جاتے اسی طرح نماز پڑھ کر ہم مسلمان نہیں بن جاتے۔ ہم مغربی طریق اس لئے اختیار کرتے ہیں تاکہ مغربی لوگوں کی انگلیاں ہماری طرف نہ اٹھیں اور ہم مجلس میں انتشار پیدا کرنے کا موجب نہ بن جائیں اسی طرح ہم مسلمانوں میں آکر نماز پڑھ لیتے ہیں تاکہ مسلمانوں کی انگلیاں ہماری طرف نہ اٹھیں اور ہم مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کا موجب نہ بن جائیں ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ یعنی کچھ لوگ نماز تو پڑھتے ہیں مگر ان کی نماز ثواب کا موجب نہیں ہوتی۔ ان کی نماز رضائے الٰہی حاصل کرنے کا موجب نہیں ہوتی۔ ان کی نماز ایک بیکار اور لغو فعل بھی نہیں ہوتی بلکہ ان کی نماز بے کار اور لغو فعل سے آگے بڑھ کر گناہ کا موجب ہو جاتی۔ اور خدا تعالیٰ کا غضب ان کی طرف کھینچ لاتی ہے۔ پس ایک نماز ایسی بھی ہوتی ہے۔ اور ایک نماز ایسی بھی ہوتی ہے جو محض رسمی ہوتی ہے۔ انسان اس میں سے ایسے گزر جاتا ہے جیسے چکنے گھڑے پر سے پانی گزر جاتا ہے اور اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اگر کہیں کوئی قطرہ نظر بھی آئے تو وہ گھڑے کو حرکت دینے سے فوراً گر جاتا ہے لیکن

حقیقی نماز

وہ ہوتی ہے جس کے ظاہر کو بھی محفوظ رکھا جائے اور جس کے باطن کو بھی محفوظ رکھا جائے۔ یعنی نہ تو جلد جلد پڑھی جائے۔ نہ اس کی عبادت کو نظر انداز کیا جائے اور نہ اس میں غیر ضروری حرکات کی جائیں۔ طبعی حرکات بھی بعض دفعہ غیر ضروری ہو جاتی ہیں۔ مثلاً انسان کا اپنے جسم کو کھجلانا ایک طبعی چیز ہے عام حالات میں ہم اس پر اعتراض نہیں کرتے ہم شدید حالات میں نماز میں کھجلانے پر بھی اعتراض نہیں کر سکتے۔ بعض دفعہ کھجلی اتنی شدید ہوتی ہے کہ اس سے نماز خراب ہونے لگتی ہے اور انسان اپنا جسم کھجلانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ مگر جن حالات میں نماز کے باہر کھجلانا جائز ہو گا نماز میں انہی حالات میں جسم کھجلانا جائز نہیں ہو گا۔ نماز کے باہر معمولی کھجلی دور کرنے کے لئے بھی کھجلانا جائز ہے لیکن نماز میں سوائے ایسی کھجلی کے جو شدید ہو۔ اور جس کا ازالہ اگر نہ کیا جائے تو نماز کی طرف سے توجہ ہٹ جانے کا احتمال ہو عام حالات میں کھجلانا جائز نہیں۔ یہی حال جسم کی دوسری حرکات کا ہے۔ مثلاً میں اس وقت خطبہ کیلئے کھڑا ہوں خطبہ میں ایک لات پر زور دے کر کھڑا ہونا جائز ہے لیکن نماز میں یہ جائز نہیں نماز میں دونوں لاتوں کو سیدھا رکھنا ضروری ہو گا۔ اگر میں دونوں لاتوں کو سیدھا نہیں رکھ سکتا تو شریعت کہے گی کہ بیٹھ کر نماز پڑھو مگر شریعت یہ نہیں کہے گی کہ کھڑے تو ہو جاؤ مگر جس طرح چاہو لاتیں رکھ لو۔ نماز میں دونوں لاتوں کو سیدھا رکھنا اور ایک دوسرے کے مقابل میں کھڑا رہنا ضروری ہوتا ہے سوائے جسمانی بناوٹ کی خرابی کے۔ اسی طرح باتیں کرتے ہوئے یا تقریر کرتے وقت ایک ٹانگ آگے بڑھا لینے اور دوسری ٹانگ کو پیچھے کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص اپنی ٹانگوں کو اس طرح رکھے تو یہ جائز ہو گا۔ اس سے دین کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ امتِ محمدیہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا ہماری روحانیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا لیکن نماز میں ایسا کرنے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ یہ چیز نماز کے قواعد کے خلاف ہے۔ اگر ہم ان قواعد کو نظر انداز کر دیتے ہیں جو نماز کے لئے مقرر کئے گئے ہیں تو ہمارا فعل ناقص و ناتمام ہو جائے گا۔ غرض

ہر ملکے و ہر رسمے

جس طرح ہر ملک کے ساتھ بعض مخصوص رسوم کا تعلق ہوتا ہے اور ہر فعل کے متعلق بعض قواعد مقرر ہوتے ہیں۔ اسی طرح نماز کے بھی کچھ قواعد ہیں جن کو ملحوظ رکھنا ہر شخص کے لئے ضروری ہوتا ہے۔

میں نے نماز کی طرف اپنی جماعت کو بارہا توجہ دلائی ہے۔ اور چونکہ بچے اس بات کے محتاج ہوتے ہیں کہ انہیں بار بار توجہ دلائی جائے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ماں باپ کا کام ہے کہ وہ اپنی اولاد کو ان امور کی طرف توجہ دلاتے رہیں اور بار بار ان کے کانوں میں یہ باتیں ڈالیں۔ اگر وہ سات آٹھ سال کی عمر سے بچوں کو یہ باتیں بتلاتے رہیں۔ تو تین چار سال کے بعد جب وہ دس بارہ سال کے ہوں گے اور شریعت کے اس حکم کی پابندی ان کے لئے ضروری ہو گی۔ وہ اس قابل ہو جائیں گے کہ صحیح طور پر اپنے فرائض کو ادا کریں۔ اور ایسی حرکات نہ کریں جو اسلامی آداب کے خلاف ہوں۔ بہرحال یہ

ماں باپ کا کام

ہے کہ وہ ان باتوں کو بار بار دہرانے اور بار بار اپنی اولاد کے ذہن نشین کرتے رہیں اگر ماں باپ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں تو گھر کی بہت سی لغویتیں خود بخود دور ہوتی چلی جائیں۔ بہت سے فسادات بہت سے جھگڑے بہت سی لغویتیں اور بہت سی بیہودہ باتیں محض اس لئے پیدا ہوتی ہیں کہ بچوں کو یہ بتایا ہی نہیں ہوتا کہ وہ اپنا وقت کس طرح گزاریں۔ اگر ہر شخص

اپنی اولاد کو نصیحت

کرتا رہے اور وہ یہ خیال رکھے کہ اس نے بچے کو یہ نصیحت کرنی ہے۔ ان کی پڑھائی کا خیال رکھنا ہے۔ ان کی ذہنی تربیت کا خیال رکھنا ہے۔ ان کی صحت اور جسمانی طاقت کا خیال رکھنا ہے۔ ان کے کریکٹر کا خیال رکھنا ہے۔ اور وہ اس کے مطابق ان کے لئے پروگرام بنا دے۔ اور پھر ان کی نگرانی کرے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بچے سارا دن کسی نہ کسی شغل میں مشغول رہیں گے۔ وہ لڑائی جھگڑا نہیں کر سکیں گے وہ بے ہودہ مذاق نہیں کریں گے۔ اور لغو کاموں میں اپنا وقت ضائع نہیں کریں گے مگر جب ماں باپ ان ذمہ داریوں کو ادا نہیں کرتے۔ تو وہ ایسے طریق اختیار کر لیتے ہیں۔ جن سے ان کا وقت تو گزر جاتا ہے مگر کئی قسم کی بد عادات ان میں راسخ ہوتی چلی جاتی ہیں۔ پھر بعض لوگوں کی

یہ حالت ہوتی ہے

کہ وہ باہر کلبوں میں اپنا سارا وقت گزار دیتے ہیں اور انہیں گھر کا کچھ پتہ ہی نہیں ہوتا۔ سارا کام اپنی بیویوں کے سپرد کر دیتے ہیں۔ اور جہاں بیویاں زور والی ہوں وہاں وہ بھی کہتی ہیں کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ تم کلبوں میں جاؤ اور ہم نہ جائیں۔ اور جب ماں باپ دونوں باہر چلے جاتے ہیں۔ تو بچوں کی تربیت نوکروں کے سپرد ہو جاتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ نوکر کو اس سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ بچہ ٹھیک رہتا ہے یا نہیں۔ اگر وہ سارا دن ناچتا کودتا رہتا ہے اور نوکر پر کوئی بوجھ نہیں پڑتا۔ تو وہ خوش ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ بڑی اچھی بات ہے اس کا مجھ پر کوئی بوجھ نہیں۔ مگر وہ جتنا ان باتوں میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اتنا ہی اخلاق سے گرتا چلا جاتا ہے غرض اگر ماں باپ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور وہ بچوں کو ان کی عمر کے مطابق نصیحتیں کرتے رہیں۔ تو یہ نصیحتیں انہیں اپنے اوقات کو صحیح طور پر استعمال کرنے اور اعلیٰ تربیت حاصل کرنے میں بہت مدد دے سکتی ہیں۔ درحقیقت

عمر کے ساتھ کچھ مسائل کا تعلق

ہوتا ہے اور ماں باپ کا فرض ہوتا ہے کہ جیسی عمر ہو ویسی نصیحتیں کریں۔ ایک چھوٹا بچہ جس وقت ہوش سنبھالتا ہے۔ اس کے ساتھ بھی کچھ امور کا تعلق ہوتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنے نواسہ حضرت حسنؓ سے جبکہ وہ ابھی تین سال

کے تھے فرمایا

کل بیمینک وممایلیک

اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور تھالی میں سے وہ حصہ کھاؤ جو تمہارے قریب ہے بچے کی عادت ہے کہ وہ بوٹی کے لئے پلیٹ میں کبھی ادھر ہاتھ مارتا ہے کبھی ادھر ہاتھ مارتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ جو تمہارے سامنے حصہ ہے اس میں ہاتھ ڈالو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ۔ یہ چیزیں جو بچپن سے ہی بچے کے کان میں ڈالی جا سکتی ہیں اسی طرح سال ڈیڑھ سال کی عمر سے اس کو صفائی کی نصیحت کی جا سکتی ہے۔ یا مثلاً لوگوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ وہ بچوں کو کبھی مٹھائی یا پھل وغیرہ لا کر دیتے ہیں ایسے موقعہ پر بچوں کو سکھانا چاہیئے کہ وہ جزاک اللہ کہیں۔ بے شک بچہ اگر جزاک اللہ نہیں کہہ سکے گا۔ تو وہ دداک اللہ کہے گا مگر اس کا دداک اللہ کہنا بھی مبارک ہوگا۔ بجائے اس کے کہ وہ کچھ نہ کہے۔ جس بچہ کو بچپن سے ہی

جزاک اللہ

کہنے کی عادت ڈالی جائے گی۔ اس بچے کے دل میں قومی احساس بہت ترقی کر جائے گا۔ قومی احساس ہمیشہ شکر گزاری کے جذبہ کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ آخر ایک انسان اپنی قوم کے لئے کیوں قربانی کرتا ہے۔ اسی لئے وہ سمجھتا ہے کہ قوم سے مجھے بہت سے فوائد حاصل ہو رہے ہیں اور یہ شکر گزاری کا جذبہ جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی وہ قوم کے لئے قربانی کرنے کا مادہ اپنے اندر رکھے گا۔ اس کے مقابلہ میں جن لوگوں کے اندر شکر گزاری کا مادہ نہیں ہوتا۔ ان کے سامنے قربانی کا ذکر کیا جائے۔ تو وہ کہتے ہیں مجھے کسی نے کیا دیا ہے کہ میں اس کے لئے قربانی کروں۔ حالانکہ شدید سے شدید دشمن بھی

قوم سے فائدہ

اٹھا رہا ہوتا ہے۔ ایک جنگل میں پڑے ہوئے انسان اور ایک گاؤں میں رہنے والے انسان میں کتنا بڑا فرق ہوتا ہے۔ جنگل میں رہنے والے ہر روز نئے نئے حادثات کا شکار رہتے ہیں۔ کہیں سانپ بچھوؤں کا خوف ہوتا ہے۔ کہیں شیر اور چیتے کا ڈر ہوتا ہے۔ کہیں ڈاکوؤں اور لٹیروں کا خوف ہوتا ہے کہیں خیال آتا ہے کہ ہماری چیزوں کی حفاظت کی کیا صورت ہوگی۔ کبھی اپنی جان کا ڈر ہوتا ہے۔ کبھی خیال ہوتا ہے کہ گیدڑ آ جائیں گے۔ اور چیزیں کھا جائیں گے غرض کئی قسم کے خطرات ہر وقت سامنے

رہتے ہیں۔ لیکن گاؤں اور شہر میں ان چیزوں میں سے کسی کا بھی احساس نہیں ہوتا کیونکہ ارد گرد ہمسائے ہوتے ہیں۔ گاؤں اور شہر آباد ہوتا ہے۔ اور انسان سمجھتا ہے۔ کہ یہاں کسی حملے کا ڈر نہیں۔ گویا وہ قوم کی وجہ سے

سانپ اور بچھوؤں سے نجات پاتا ہے

وہ قوم کی وجہ سے شیروں اور چیتوں سے نجات پاتا ہے۔ وہ قوم کی وجہ سے گیدڑوں اور لومڑوں سے نجات پاتا ہے۔ وہ قوم کی وجہ سے ڈاکوؤں اور راہزنوں سے نجات پاتا ہے۔ وہ قوم کی وجہ سے مزدوری کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ تعلیم کا انتظام ہوتا ہے۔ تجارت کر سکتا ہے۔ اسی طرح وہ

قوم کی وجہ سے

اور کئی قسم کے ضرروں سے بچا ہوا ہوتا ہے جن میں وہ مبتلا ہو سکتا تھا۔ اگر وہ اکیلا کسی جنگل میں ہوتا۔ مگر اس کے باوجود وہ اپنی حماقت سے کہہ دیتا ہے۔ کہ مجھے کسی نے کیا دیا۔ وہ اگر زمیندار ہے۔ اور کھیت میں ہل چلاتا ہے۔ تو اس کا ہل جب خراب ہوتا ہے۔ وہ اسے لوہار کے پاس لے جاتا ہے اور کہتا ہے اسے ٹھیک کر دیا جائے۔ وہ کسی بڑھئی کو لاتا ہے اور کہتا ہے کہ چارپائی کی چولیں درست کر دے۔ اور وہ چولیں درست کر دیتا ہے۔ اگر قوم نہ ہوتی تو لوہار کیوں بیٹھتا۔ ترکھان کیوں بیٹھتا۔ آخر اس اکیلے انسان کی خاطر وہ نہیں بیٹھا وہ اس لئے بیٹھا ہے کہ قوم بیٹھی ہے۔ اگر قوم نہ ہوتی تو نہ اسے لوہار ملتا نہ بڑھئی ملتا نہ کوئی اور پیشہ ور ملتا۔ بے شک پیسے اس نے دیئے ہیں مگر بڑھئی کو لائی قوم ہے ورنہ اس اکیلے شخص کے لئے نہ کوئی لوہار آتا نہ نجار نہ کوئی اور پیشہ ور آتا۔ غرض بے جانے بوجھے ایک دشمن انسان بھی اپنی قوم سے فائدہ اٹھا رہا ہوتا ہے۔ پھر ملک میں ڈاکے پڑتے ہیں فساد ہوتے ہیں لڑائیاں ہوتی ہیں تو قوم کی وجہ سے اس کی بھی حفاظت ہوتی ہے۔ بغیر اس کے کہ اس کے وجود کو مدنظر رکھا جائے۔ غرض قوم کی خدمت اور اس کے لئے قربانی کرنے کا احساس ہمیشہ احسان مندی کے جذبہ سے پیدا ہوتا ہے اور احسان مندی کا جذبہ اگر بچپن سے ہی ابھارا نہ جائے تو کمزور ہو جاتا ہے اور جب یہ جذبہ کمزور ہو جائے۔ تو

قومی خدمت کا احساس

بھی پیدا نہیں ہوتا۔
غرض بہت سی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں

جو بچوں کو بچپن میں ہی سکھانی چاہئیں اور دنیا کی قومیں اپنے بچوں کو سکھاتی ہیں۔ یہ مرض پنجاب میں ہی پایا جاتا ہے کہ ان باتوں کو لغو اور فضول سمجھا جاتا ہے۔ ورنہ ہندوستان میں ہی چلے جاؤ۔ یو۔پی کے علاقہ میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی کوئی چیز دو تو وہ فوراً کہیں گے۔ آداب عرض۔ شکریہ کیونکہ ماں باپ نے انہیں یہ عادت ڈالی ہوئی ہوتی ہے۔ لیکن پنجاب میں میں نے دیکھا ہے ایسی باتیں بچوں کو سکھائی ہی نہیں جاتیں۔ ورنہ بے شک آداب عرض کہہ دیتے ہیں یا شکریہ کہہ دیتے ہیں۔ لیکن اسلام نے اس غرض کے لئے جزاک اللہ کا لفظ رکھا ہے۔ ہم ان الفاظ کی بجائے جزاک اللہ کا لفظ سکھا دیں گے۔ بہرحال

چھوٹے چھوٹے آداب

بچپن سے ہی بچوں کو سکھانے چاہئیں تا کہ بڑے ہو کر یہ آداب ان کی طبیعت ثانیہ بن جائیں۔ اسی طرح بچہ سکول جانے لگے تو اسے سکھانا چاہیئے کہ استاد کا ادب احترام کرنا ضروری ہے۔ استاد کی خدمت کرنا ضروری ہے استاد کی فرمانبرداری کرنا ضروری ہے ہمارے ہاں علم کی کمی کی ایک بڑی وجہ ہے کہ استاد کا ادب اور اس کا احترام کرنا بچوں کو سکھایا ہی نہیں جاتا جس طرح ریل میں لوگ بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ تختہ بھر ہوتی ہے۔ اندر مزید آدمیوں کے آنے کی گنجائش نہیں ہوتی تو لوگ پھر بھی اندر داخل ہونے کی کوشش کرتے ہوئے دوسروں کو دھکے دیتے اور کہتے ہیں "اساں پیسے دوہ دتے ہوئے ہن اسیں پیسے نہیں دتے" اسی طرح

اساتذہ کا ادب

کرنے کی اگر انہیں نصیحت کی جائے۔ تو وہ کہتے ہیں "اسیں فیس نہیں دیندے او انسر کس گل دا ہے" حالانکہ فیس اور علم کا آپس میں اتنی بھی تو نسبت نہیں جتنی زمین اور آسمان کی ہے۔ مگر جب ماں باپ ہی بچوں کے کان میں یہ بات ڈالتے رہیں کہ استاد ہمارا نوکر ہے تو استاد کا ادب و احترام بچوں کے دلوں میں کہاں پیدا ہو سکتا ہے۔ پھر بچہ نماز کو جانے لگے تو ماں باپ کا فرض ہے کہ وہ اسے امام کا ادب کرنا سکھائیں۔ مگر یہ بات بھی نہیں سکھائی جاتی۔ ہمارے ملک میں

ایک واقعہ

مشہور ہے۔ نہ معلوم وہ سچ ہے یا جھوٹ مگر اس میں شبہ نہیں کہ پنجاب میں مولویوں کی تحقیر کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ کہتے ہیں کوئی لڑکا ایک دن ملاں جی کے پاس کھیر لے

آیا اور کہنے لگا میری اماں نے یہ کھیر آپ کے لئے بھجوائی ہے۔ اس نے کہا تمہاری والدہ نے آج تک تو کبھی کھیر نہیں بھجوائی تھی آج اسے یہ کیا خیال آ گیا کہ اس نے کھیر بھجوا دی۔ لڑکا کہنے لگا اماں نے کھیر پکائی تو کتا منہ ڈال گیا اس پر اماں نے مجھے کہا کہ جاؤ اور ملاں جی کو یہ کھیر دے آؤ یہ سنکر اسے سخت غصہ آیا اور اسنے تھالی اٹھا کر زمین پر دے ماری۔ تھالی مٹی کی تھی زمین پر گرتے ہی ٹوٹ گئی۔ اس پر لڑکا رونے لگ گیا ملاں نے کہا تو روتا کیوں ہے۔ آخر یہ کتے کا جوٹھا تھا۔ اور بہرحال اس کو پھینکنا ہی تھا اسنے کہا روتا اس لئے ہوں کہ اس برتن میں اماں چھوٹے بچے کو ٹٹی کرایا کرتی تھی۔ اب میں گیا تو وہ ناراض ہو گی کہ تھالی کیوں نہیں لایا۔

— یہ لوگوں کا اپنے امام سے سلوک ہوتا ہے وہ یہ نہیں جانتے کہ سب سے زیادہ معزز فرض یہ شخص ادا کر رہا ہے اور ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اس کا احترام کریں لیکن بوجہ اس کے کہ اس کا معاملہ خدا تعالےٰ سے ہوتا ہے اور وہ دین کی خدمت کر رہا ہے۔ لوگ اس کا ادب نہیں کرتے اور جب وہ امام کا ادب نہیں کرتے تو انہیں اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں لذت کہاں آ سکتی ہے۔ پھر

شادی بیاہ کا زمانہ

آتا ہے۔ اس وقت بچوں کو یہ سکھانا چاہیئے کہ بیوی سے کیا سلوک کیا جائے اس کی دلجوئی کا کس طرح سے خیال رکھا جائے اس کے رشتہ داروں کا کس طرح خیال رکھا جائے ان کے ساتھ نرمی اور محبت کا کس کس رنگ میں سلوک کیا جائے مگر ہمارے ہاں اوّل تو ان باتوں کو سکھائیں گے ہی نہیں اور اگر ماں بڑا پیار کرے گی تو کہے گی میں نے اپنے بچے کو بڑے نازوں سے پالا ہوا ہے۔ اب پتہ نہیں وہ ڈائن آ کر کیا معاملہ کرتی ہے۔ پھر اور زیادہ پیار آتا ہے تو ماں باپ کہتے ہیں دیکھو بچہ

گربہ کشتن روز اوّل

بیویاں جوتوں سے سیدھی رہتی ہیں۔ اگر پہلے دن ہی تم نے رُعب نہ ڈالا تو کام خراب ہو جائے گا یہ تربیت ہے جو ماں باپ اپنے بچوں کی کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آوے کا آوا خراب ہو جاتا ہے۔ بیویاں بھی خراب ہو جاتی ہیں۔ بچے بھی خراب ہو جاتے ہیں۔ محلے بھی خراب ہو جاتے ہیں۔ شہر بھی خراب ہو جاتے ہیں۔ ملک بھی خراب ہو جاتے ہیں۔ پس تربیت کی طرف توجہ رکھنا ایک نہایت ہی ضروری چیز ہے۔ ہر گھر میں اولاد کی صحیح تربیت کرنا ماں باپ کے فرائض میں داخل ہے۔ جب وہ اپنے بچوں کی صحیح اور اعلےٰ تربیت کریں گے تو لازماً ایک ایسی نسل پیدا ہو گی جو اپنے بوجھوں کو آپ اٹھا سکے گی جو دوسری معزز قوموں کے سامنے اپنی گردن اٹھا کر بات کر سکے گی ان کی آنکھوں میں آنکھیں ملا کر بات کر سکے گی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بچپن سے ہی

اولاد کی تربیت

کا سبق دے کر صحابہؓ کو ایک ایسے رستہ پر چلا دیا تھا کہ وہ قوم جو ظاہری علوم سے بالکل نابلد تھی۔ ایک نسل میں ہی دنیا کی معلم بن گئی۔ اس لئے ان کی اولادیں درست ہو گئیں اور اس وجہ سے ملکوں کے ملک ان کے آگے جھکنے پر مجبور ہو گئے یا تو وہ زمانہ تھا کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوےٰ کیا اس وقت سارے مکہ میں سات اور بعض روایتوں کے مطابق گیارہ پڑھے ہوئے آدمی تھے اور یا آپ کی زندگی میں ہی وہ زمانہ آیا کہ صحابہؓ قریباً سب کے سب تعلیم یافتہ تھے اور اگلی نسل کا یہ حال تھا کہ کتابیں پڑھ کر حیرت آتی ہے۔ ایک شخص جوتیاں گانٹھ رہا ہے مگر ساتھ ہی ادب پر مقالہ لکھ رہا ہے۔ ایک ماہی گیر مچھلیاں پکڑ رہا ہے اور ساتھ ہی پرانے شعراء کے کلام پر جرح بھی کر رہا ہے۔ جن پیشوں کو آج ذلیل سمجھا جاتا ہے انہی پیشوں سے وہ اپنی روزی کا بھی سامان پیدا کرتے تھے اور بڑے بڑے علوم بھی حاصل کرتے جاتے تھے۔ اور جب ان پیشوں میں دن رات بسر کرنے والے اتنے بڑے بڑے عالم تھے تو جو لوگ علم کے لئے بالکل فارغ تھے ان کے علم کا اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں رہتا۔ اب تو بڑے سے بڑے انسان کی خدمت بھی بعض دفعہ عار سمجھی جاتی ہے لیکن ان لوگوں کے ادب اور حصولِ علم کی خواہش کا یہ حال تھا کہ

ایک عباسی خلیفہ

نے اپنے دو بچوں کو ایک عالم کے پاس پڑھنے کے لئے بٹھایا۔ ایک دن خلیفہ مسجد میں نماز کے لئے گئے تو ان بچوں کے استاد بھی اوپر سے آ گئے اور انہوں نے مسجد میں داخل ہونے پر اپنی جوتیاں اتار دیں۔ اس پر دونوں شہزادے امینؔ اور ماموںؔ جو خود بھی بڑے پایہ کے تھے آگے بڑھے اور آپس میں جھگڑنے لگے ایک کہتا تھا میں جوتیاں اٹھاؤں گا اور دوسرا کہتا تھا میں جوتیاں اٹھاؤں گا۔ بادشاہ نے یہ نظارہ دیکھا تو اسنے اپنے بچوں کو پیار کیا اور کہا کہ جس اخلاص کے ساتھ تم نے اپنے استاد کی جوتیوں کا خیال رکھا ہے اس سے میں سمجھتا ہوں کہ تم ضرور علم حاصل کر لوگے۔ غرض علم کی قیمت کا احساس اور علم سکھانے والے کی عظمت کا احساس جب کسی انسان کے دل میں پیدا ہو جاتا تو اس کے نتیجہ میں صرف تربیت کے لحاظ سے ہی اسے فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اس کا علم بھی ترقی کرتا ہے۔ یہ ایک قدرتی بات ہے کہ جس جنس کی قیمت زیادہ ہو گی لوگ اس کے پیچھے دوڑیں گے۔ جب علم کی قیمت زیادہ پڑے گی تو لوگ اس کو حاصل کرنے کے لئے جدوجہد بھی زیادہ کریں گے اور اس طرح نہ صرف ان کے علم کا معیار ترقی کرے گا بلکہ ان کے عمل میں بھی نمایاں فرق پیدا ہو جائیگا۔ پس

دین سکھانے کی طرف

ہماری جماعت کے تمام افراد کو پوری توجہ کرنی چاہیئے۔ ماں باپ کو بھی اساتذہ کو بھی۔ ائمہ کو بھی ہمسایوں کو بھی بلکہ ہر شخص جو اپنے اندر دین کا کچھ بھی احساس رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کو اسلامی رنگ میں رنگین کرے اور اپنے ہمسایوں کے بچوں کا بھی خیال رکھے۔ جب بھی موقعہ ملے بچوں کو بتانا چاہیئے کہ نمازیں پڑھنی چاہیئے۔ روزہ اس طرح رکھنا چاہیئے زکوٰۃ کے متعلق اسلام کے یہ احکام ہیں حج اس طرح کیا جاتا ہے۔ اسی طرح کھانا کھانے کے آداب بتانے چاہئیں انہیں نصیحت کرنی چاہیئے کہ کھانا کھانے لگو تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہو کھانا ختم کرو تو الحمد للہ کہو سونے لگو تو یہ دعائیں پڑھ کر سوؤ، اٹھو تو یہ دعا پڑھو کسی سے ملاقات کرو تو اس طرح کرو کوئی تحفہ دے یا تمہارا کام کر دے تو جزاک اللہ کہو یہ ساری چیزیں بچوں کے ذہن نشین کرانی چاہئیں اور بار بار انہیں اس طرف توجہ دلاتے رہنا چاہیئے۔ اس کے نتیجہ میں آہستہ آہستہ ایک ایسا قومی کیریکٹر پیدا ہو جائے گا کہ احمدی بچوں اور دوسرے بچوں میں آپ ہی آپ فرق محسوس ہونے لگے گا اور لوگ ہمارے بچوں کو دیکھتے ہی پہچان لیں گے کہ یہ احمدی بچے ہیں۔

ایک چھوٹی سی بات

ہی دیکھ لو ابھی ایسے کئی احمدی ہیں جو داڑھی نہیں رکھتے لیکن بہرحال دوسروں کی نسبت ہماری جماعت کے لوگ زیادہ اہتمام سے داڑھیاں رکھتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ صرف داڑھی کی وجہ سے ہی اکثر لوگ احمدیوں کو پہچان لیتے ہیں۔ اسی طرح جب ہمارے بچے اور نوجوان دوسروں کو چھوٹی چھوٹی خدمت پر جزاک اللہ کہیں گے بڑوں کا ادب اور احترام کریں گے۔ خدا تعالےٰ کا ذکر ان کی زبانوں پر جاری رہے گا۔ نماز کی پابندی کریں گے۔ صحیح طور پر خشوع و خضوع کی عادت اختیار کریں گے تو یہ ساری چیزیں مل کر ایک ایسا اشتہار بن جائیں گی جس سے وہ فوراً پہچانے جا سکیں گے۔ اب تو لوگ صرف داڑھی دیکھ کر پوچھتے ہیں کہ کیا آپ احمدی ہیں مگر پھر ان آداب اور اسلامی شعائر کو دیکھ کر کہیں گے کہ یہ شخص ضرور احمدی ہے۔ گویا یہ جو دغدغہ اور شک لوگوں کے دلوں میں پایا جاتا ہے کہ شاید کسی اور نے بھی داڑھی رکھ لی ہو اور یہ احمدی نہ ہو دور ہو جائے گا۔ مگر یہ کیریکٹر قوم کی درستی سے پیدا ہوتا ہے کسی فرد کی درستی سے پیدا نہیں ہوتا۔

مجھے یاد ہے کہ ایک چیف کورٹ کے

چیف جسٹس صاحب

نے مجھے ایک دفعہ سنایا کہ میں ایک دفعہ دورہ پر گیا تو ایک سب جج صاحب جنہوں نے داڑھی رکھی ہوئی تھی مجھے ملے میں نے انہیں دیکھتے ہی کہا اچھا آپ احمدی ہیں۔ وہ فوراً سمجھ گیا اور کہنے لگا کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ سوائے احمدیوں کے اور کوئی داڑھی نہیں رکھتا۔ میں نے کہا مجھے تو انہی لوگوں کی داڑھیاں نظر آتی ہیں جو احمدی ہیں۔ اس وقت وہاں ایک ایسے شخص بھی بیٹھے تھے جن کی داڑھی نہیں تھی یا بہت چھوٹی تھی اور جو ہماری جماعت سے نہیں بلکہ غیر مبائعین سے تعلق رکھتے تھے۔ انہیں دیکھ کر کہنے لگے کہ آپ کو بھی باقی احمدیوں کی طرح داڑھی بڑھانی چاہیئے یا داڑھی رکھ لینی چاہیئے۔ اب دیکھو

داڑھی رکھنا

بظاہر کتنی چھوٹی سی بات ہے مگر صرف اسی وجہ سے اکثر احمدی پہچانے جاتے ہیں۔ اگر باقی باتیں بھی مل جائیں تو کس طرح یہ ایک سائن بورڈ ہو گا یہ بتانے کے لئے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو روشناس کرانے کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں صرف ان کو دیکھنا ہی پہچان لینا ہے۔ اور اس سے بڑی شان کسی قوم کی اور کیا ہو سکتی ہے کہ لوگ اس کے افراد کو دیکھ کر ان کے لباس کو دیکھ کر ان کی ظاہری شکل و صورت کو دیکھ کر ان کے اخلاق اور آداب کو دیکھ کر ان کے بلند کیریکٹر کو دیکھ کر فوراً پہچان لیں کہ یہ لوگ فلاں جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔

بابرکت ہوں گے وہ نوجوان جو اپنے عمل سے اس قسم کے سائن بورڈ کا کام دیں گے

اور

خوش قسمت ہو گی وہ جماعت

جس کے افراد کو روشناس کرانے کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت نہ ہو بلکہ ان کو دیکھنا ہی ان کو پہچان لینا ہو ٭

مغربی نائیجیریا میں تبلیغ اسلام

دو ہزار میل کا تبلیغی سفر ملاقاتوں تقاریر اور لٹریچر کے ذریعے پیغام حق کی اشاعت

ایک عیسائی مشنری کے ساتھ کامیاب مناظرہ

رپورٹ کارگزاری از جون تا اگست ۱۹۶۴ء

(از مکرم چوہدری منیر احمد صاحب عارف مبلغ نائیجیریا بتوسط وکالت تبشیر)

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مغربی نائیجیریا کی مختلف جماعتوں کا دورہ کرنے کا موقع ملا۔ جس میں جماعتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے کوشش کی گئی نیز پبلک لیکچروں اور لٹریچر کے ذریعہ غیر مسلموں تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ اس دورہ میں قریباً دو ہزار میل کا لمبا سفر بسوں ٹیکسیوں اور سائیکلوں کے ذریعہ اور کچھ پیدل بھی کیا گیا۔

۱ - IKARE مشن لیگوس ہیڈکوارٹر سے تقریباً ۳۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس جگہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک خاصی جماعت موجود ہے جس نے حال ہی میں ایک بڑی وسیع مسجد تعمیر کی ہے۔ اس جماعت میں قریباً تین ہفتہ تک قیام کیا۔ جماعت کی تربیت کے لئے روزانہ صبح و شام درس قرآن کریم اور درس حدیث کا انتظام کیا گیا۔ اور غیر مسلموں کے لئے دو پبلک لیکچر دیئے۔ سامعین نے مختلف سوالات کئے۔ ان کو لٹریچر دیا گیا۔ اس کے علاوہ بہت سے عیسائیوں کو انفرادی رنگ میں تبلیغ کرنے اور لٹریچر دینے کا موقعہ ملا۔ اس جگہ کے چیف سے بھی ملاقات کی اور اس کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اس مشن کے قریب دو اور جماعتیں بائیس بائیس میل کے فاصلہ پر واقع ہیں۔ ان دونوں جگہوں میں تین لیکچر دیئے۔ اور سامعین کو لٹریچر فراہم کیا گیا۔ وہاں کے چیفوں سے ملا اور ان کو لٹریچر پیش کیا۔

۲ - ۲۵ میل کے فاصلہ پر ایک اور جماعت IDOANi نامی قصبہ میں ہے۔ اس جگہ دو دن قیام رہا۔ اور دو پبلک لیکچر دیئے۔ جن میں کثرت سے لوگوں نے شمولیت کی۔ لیکچروں کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ اس جگہ کے چیف سے بھی ملاقات کی اور اس کو اسلامی لٹریچر پیش کیا جو اس نے نہایت خوشی سے قبول کیا اور مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا۔

۳ - یہاں سے روانہ ہو کر ۳۶ میل کے فاصلہ پر دو اور جماعتوں کا دورہ کیا۔ ایک عیسائی مشنری نے اسلام کے خلاف ایک پمفلٹ شائع کر رکھا تھا۔ میرے وہاں پہنچنے پر ایک احمدی دوست نے مجھے وہ پمفلٹ لا کر دیا اور اس عیسائی مشنری کو میرے متعلق بھی اطلاع کر دی۔ چنانچہ وہ مجھے میری جائے قیام پر ملنے کے لئے آیا۔ مذکورہ پمفلٹ زیر بحث تھا۔ کہ اس نے خود تجویز پیش کی کہ اگر ہم دونو مسیح کے بارہ میں باری باری پبلک لیکچر دیں اور اپنے اپنے خیالات کا اظہار کریں کہ آیا وہ ابن اللہ تھے یا نہیں اور اس کے لئے اگر صرف بائیبل ہی کے حوالے پیش کئے جائیں تو اچھا ہے میں نے اسے منظور کر لیا۔ چنانچہ دوسرے دن شام کو آٹھ بجے وقت مقرر ہوا۔ اس عیسائی مشنری نے عیسائیوں کو اکٹھا کیا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور نصرت سے بائیبل کے وہ حوالے پیش کئے جو عیسیٰ علیہ السلام کے ابن اللہ ہونے کو باطل قرار دے رہے تھے، اور مسیح کو ایک انسان کی صورت میں پیش کرتے تھے۔ یہ مناظرہ قریباً تین گھنٹہ تک جاری رہا جب عیسائی پادری کی کوئی پیش نہ گئی تو اس نے اس موضوع کو ترک کر کے عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے پہلو پر بحث شروع کر دی۔ میں نے عرض کیا یہ تو بذات خود ایک الگ موضوع ہے۔ اگر آپ اس پر بھی خیالات کا اظہار چاہتے ہوں تو کل اس پر بحث ہو جانی چاہیئے۔ میرے اس اظہار پر اس نے فوراً بھانپ لیا اور کہا بہت اچھا کل ہم بحث کریں گے۔ لیکن موضوع یہ نہیں ہوگا بلکہ "روح القدس" ہوگا۔ میں نے اس کے اس پیش کردہ موضوع کو بھی منظور کر لیا۔ اس دن کے مناظرہ کا لوگوں میں عام چرچا ہوا۔ دوسرے دن جہاں عیسائی کثیر تعداد میں جمع ہوئے وہاں مسلمان بھی کثرت سے شریک ہوئے۔

اس دن خاکسار دوپہر کے وقت اپنا کھانا پکا رہا تھا تو سٹوو سے یکدم ہنڈیا الٹ گئی اور ابلتا ہوا سالن ہاتھ پر گرا جس کی وجہ سے فوراً آبلے پڑ گئے اور زخم کی صورت بن گئی۔ اور بجائے مناظرہ کے لئے تیاری کرنے اور نوٹ لکھنے کے تمام دن ہاتھ کی تکلیف میں گزر گیا مگر میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ اس نے اس دن پہلے دن سے بھی زیادہ تائید و نصرت فرمائی اور یہ بحث بہت کامیاب رہی۔ "روح القدس" جس کی آمد کے بارے میں مسیح علیہ السلام نے پیشگوئیاں فرمائی تھیں سے ثابت کیا گیا کہ اس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ہے جو عین پیشگوئیوں کے مطابق ظہور پذیر ہوا جس کی زندگی کا ہر لمحہ ہمارے لئے باعث رہنمائی اور مشعل راہ ہے اور جس کی تعلیم پیشگوئیوں کے عین مطابق ہمیشہ کے لئے باعث رحمت اور زندہ جاوید ہے۔ مسلمانوں نے اس مناظرہ کی کامیابی پر نعروں اور درود شریف کی صورت میں بہت خوشی کا اظہار کیا۔ وہ میری جائے قیام تک اکٹھے آئے اور شکریہ ادا کر کے رخصت ہوئے۔

۴ - OWO سے ۶۲ میل کے فاصلہ پر ONDO واقع ہے۔ یہاں کی جماعت کافی پرانی جماعت ہے۔ اس جگہ پانچ دن کا قیام تھا۔ ایک جگہ ایک پبلک لیکچر دیا۔ اس کے علاوہ ایک لیکچر یہاں سے دس میل کے فاصلہ پر AKABU میں دیا۔ اس جگہ صرف ایک احمدی ٹیچر ہیں۔ انہوں نے اس لیکچر کو کامیاب بنانے کے لئے بڑی تگ و دو کی۔ چنانچہ یہ لیکچر دو بجے بعد دوپہر وہاں کے ٹاؤن ہال میں ہوا۔ صدارت کے فرائض ایک عیسائی ہیڈ ماسٹر نے ادا کئے۔ تقریر اور اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ پانچ بجے شام تک جاری رہا۔ لوگوں نے لٹریچر بھی لیا۔ ہیڈ ماسٹر مذکور نے اپنی صدارتی تقریر میں شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم نے اسلام کے بارہ میں بہت عمدہ اور نئی باتیں سنی ہیں اور اس کے علاوہ عیسائیت کے بارے میں بھی بہت سی باتیں سمجھ آئی ہیں۔ اور اس لیکچر سے ہمیں علم ہوا ہے کہ اسلامی مبلغ صرف اسلامی مبلغ ہی نہیں بلکہ عیسائیت کے بارے میں بھی خوب واقفیت رکھتے ہیں۔" (الحمد للہ علی ذلک)

۵ - ADOEKITI شہر ONDO سے ۶۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اس جگہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی بڑی جماعت ہے اس جگہ بھی پانچ دن کا قیام رہا۔ لیکن بوجہ بارش کے اس جگہ کوئی پبلک لیکچر نہیں ہو سکا۔ البتہ اس جگہ سے ۱۸ میل اور ۱۵ میل دور دو اور جماعتیں ہیں۔ ان جگہوں میں دو لیکچر ہوئے اور لوگوں کو لٹریچر دیا گیا۔

۶ - MIDWEST وسطی نائیجیریا کا دورہ کیا گیا۔ اس دورہ میں BENIN CITY - AGB - EDE - AUCHI کی جماعتوں تک ہی رسائی ہو سکی۔ AUCHI میں وہاں کے ایک ہائی سکول میں لیکچر دیا۔ چیف سے ملاقات کی اور اس کی مجلس میں جب کہ ارد گرد کے چھوٹے چیف جمع تھے تبلیغ کی۔ انہوں نے مختلف سوالات بھی پوچھے۔

AGBEDE میں دو ہفتہ تک قیام کیا۔ یہ بڑی سرگرم جماعت ہے۔ وہاں کے چیف سے ملاقات کی۔ اس نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں اس کی مجلس میں جبکہ تمام چیف جو اس کی ماتحت ہیں جمع ہوں تو وہاں تقریر کروں۔ چنانچہ اس کے پروگرام کے مطابق تقریر کی۔ جس کا ان پر خاصا اثر ہوا۔ اس کے بعد خاکسار چند احمدیوں کے ہمراہ ارد گرد کے قصبوں میں سائیکل پر تبلیغ کے لئے جاتا رہا۔ اور جب وہاں کے چیفوں سے ملتا تو وہ لوگوں کو تعارف کراتے وقت اس مجلس کا ضرور ذکر کرتے۔ اس جگہ کے عرصہ قیام میں یہاں کے ٹیچر ٹریننگ کالج۔ انصار الدین کالج اور ایک ہائی سکول میں لیکچر دیئے۔ اور ان کے علاوہ ارد گرد کے چار قصبوں میں لیکچر دیئے گئے۔ اور ان تمام موقعوں پر سامعین کو لٹریچر بھی دیا گیا۔ اور حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ لوگوں تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ وہاں سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر BASIN CITY ہے۔ اس جگہ چھوٹی سی جماعت ہے۔ اس جگہ دو دن قیام رہا۔ اور جماعت کے افراد کو تعلیم و تربیت اور تنظیم کے بارے میں مختلف ہدایات دیں۔ اس جگہ ترجمان نہ مل سکنے کی وجہ سے کوئی پبلک لیکچر نہ ہو سکا۔ اس علاقہ کی زبان بھی دوسرے علاقہ سے مختلف ہے اور یہاں کے احمدی بھی دوسرے علاقہ سے آکر یہاں آباد ہوئے ہیں جو لوکل زبان اتنی نہیں جانتے۔ کہ ترجمانی کر سکیں۔

اس جگہ سے ۱۱۶ میل دور پھر IKARE مشن میں واپس آ گیا۔

اس عرصہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سی بیعتیں بھی ہوئیں۔

بعد ازاں اکارے (IKARE) سے ابادان میں جو ویسٹرن ریجن کا دار الحکومت ہے پہنچا۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نے ایک عمدہ اور وسیع عمارت برائے مشن ہاؤس کرایہ پر حاصل کی ہے۔ لیکن یہاں پہنچنے کے ایک دن بعد انچارج صاحب نائیجیریا مشن مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب جن کے ہمراہ مکرم چوہدری رشید الدین صاحب مکرم فضل احمد صاحب افضل اور مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (از غانا) ابادان تشریف لائے۔ چنانچہ خاکسار ان کے ہمراہ لیگوس آ گیا تاکہ ان کے ساتھ مشرقی۔ وسطی اور مغربی نائیجیریا کے دورہ میں شامل ہو سکوں۔

"میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔"

(حضرت مسیح موعودؑ)

تفہیماتِ ربّانیہ مصنفہ مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری
صفحات آٹھ سو۔ مجلد کاغذ سفید۔ قیمت گیارہ ۱۱/ روپے۔ (مینجر الفرقان ربوہ)

مذہبی کتب اردو۔ عربی اور انگریزی زبانوں میں خریدنے کے لئے ہمیشہ ہمیں یاد رکھیں
اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ گول بازار۔ ربوہ

سرمۂ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کیلئے
بہترین تحفہ
ہمیشہ خریدتے وقت
شفاخانہ رفیقِ حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ
کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں
مینیجر

"زکواۃ"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن پانچ ارکان کو اسلام کی بنیاد قرار دیا ہے ان میں سے دوسرے نمبر پر زکواۃ ہے۔ قرآن کریم میں نماز کے ساتھ ادائیگی زکواۃ کی تاکید کی گئی ہے۔ پس ہر صاحب نصاب سے توقع کی جاتی ہے کہ جس طرح وہ فریضۂ نماز باقاعدگی سے از خود ادا کرتے ہیں زکواۃ جیسے اہم فریضہ کی ادائیگی بھی فرما کر اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

"مقدار نصاب"

$52\frac{1}{2}$ تولہ چاندی کم از کم مقدار نصاب ہے یعنی جس بھائی یا بہن کے پاس اس مقدار کی قیمت کی نقدی خواہ اپنے پاس ہو یا امانت میں ہو یا کسی کو بطور قرض دی گئی ہو یا بنک میں جمع ہو یا بصورت زیورات سونا یا چاندی ہو اور اس پر سال گزر جائے تو اس کا $\frac{1}{40}$ حصہ بمد زکواۃ ادا کرنا ہوتا ہے۔

اسلامی مسئلہ یہی ہے کہ زکواۃ کی تمام رقوم امام وقت کے پاس آنی چاہئیں تا وہ خود اپنی نگرانی میں مستحقین میں تقسیم کریں۔ (نظارت بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے چھوٹے بھائی بشیر احمد صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ انہوں نے ۶ بچے اور ایک بیوہ چھوڑی ہے۔ جو بہت گھبرا رہے ہیں۔ بھائی کیلئے دعائے مغفرت اور بچوں اور بیوہ کے لئے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(حکیم نفیر احمد ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ

ھوالشافی
خوشبودار **تریاق جگر** خوش مزا

نظام ہضم کی درستی اور طاقت کیلئے نہایت موثر دوا جگر، طحال ٹھیک ہو کر پورا کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ خون کی افزائش بڑھ جاتی ہے معدہ کو طاقت آتی ہے تبخیر نہیں ہوتی۔ بدہضمی۔ نفخ۔ درد معدہ رفع ہو جاتے ہیں۔ انتڑیوں کا عمل صحیح ہو جاتا ہے۔ گرانی۔ ریاح۔ درد دائمی قبض دور ہو جاتی ہے۔ غذا بدن کو پورا فائدہ پہنچاتی ہے۔ چہرہ روشن اور سیاہیوں سے صاف ہو جاتا ہے۔
قیمت ۶۰ خوراک ایک ماہ کے لئے ۔۔ ۵ روپے
احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول۔ ربوہ

ٹانکس (مقوّیات)
جو ہر موسم میں قابلِ استعمال ہیں مگر سردیوں میں حیرت انگیز افادیت کی حامل ہیں۔
بے بی ٹانک:۔ بچوں کی کمزوری سوکھے پن اور بدہضمی کا علاج ۔۔ ۳ روپے
برین ٹانک:۔ دماغی تھکان اور حافظہ کی کمزوری کا علاج۔ ۔۔ ۳ روپے
جنرل ٹانک:۔ دماغی اور اعصابی کمزوری کا علاج ۔۔ ۴ روپے
سپیشل ٹانک:۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری اور کمی خون کا علاج ۔۔ ۵ روپے
سپیشل کورس:۔ مردوں کے لئے طاقت کا خزانہ ۔۔ ۱۰ روپے
ری جوویٹنگ کورس:۔ بھرپور جوانی واپس لانے کے لئے ۔۔ ۳۰ روپے
• لاہور کیور ٹیڈ سنٹر ٹام اینڈ ٹیڈ کمرشل بلڈنگ دی مال۔ • لائل پور کیورٹیو سنٹر معرفت الفا میڈیکل سٹور کچہری بازار۔ • ربوہ کیورٹیو سنٹر معرفت ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار
• سرگودھا کیورٹیو سنٹر معرفت یاسین میڈیکل ہال کچہری بازار
• کراچی کیورٹیو سنٹر معرفت ایکسپریس فارمیسی بالمقابل ایکسپریس مارکیٹ۔

نصرت رائٹنگ پیڈ
جس پر
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
کا بلاک پرنٹ شدہ ہے
ملنے کا پتہ
نصرت آرٹ پریس۔ ربوہ

علاج بذریعہ بجلی
کرنے اور ہومیو اکسیری نسخہ حاصل کرنے کیلئے ہومیو گائیڈ موسوم رکنیت ۲/۶ روپے میں طلب کیجئے ایچ پی فارمیسی ہومیو ڈھاریال گجرات

درخواستہائے دعا

• میری خوشدامن صاحبہ اہلیہ مولوی عبداللہ صاحب مبشر ڈیرہ غازی خان گزشتہ بیس روز سے بعارضہ درد گردہ سخت بیمار ہیں۔
(محمد عثمان کارکن دفتر صدر۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

• محمد بشیر صاحب ڈسپنسر بھمبر آزاد کشمیر محکمانہ امتحان دے رہے ہیں۔

• میرا چھوٹا لڑکا طارق حفیظ چند دن سے بوجہ اسہال بیمار ہے۔ (ڈاکٹر مظفر حفیظ احمد)

• خاکسار کے والد محترم چوہدری غلام احمد صاحب لبرا سندھ میں شدید داڑھ درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ (منشا احمد لبرا۔ ربوہ

• بندہ کی اہلیہ طویل عرصہ سے بعارضہ کینسر (سرطان) بیمار ہے۔ اب بیماری کا گلے کی طرف حملہ ہے۔ (مرزا سیف علی بیگ احمدی موضع رسول ضلع گجرات)

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی
۱۔ آپ کی قومی کمپنی ہے۔ ۲۔ نئی بسیں اور اعلیٰ سروس ہے۔
۳۔ بااخلاق عملہ ہے۔ ۴۔ دینی کاموں میں تعاون کرتی ہے
سفر کرتے وقت ہماری حوصلہ افزائی کریں۔ (جنرل منیجر)

جملہ حقوق محفوظ
آپ کے بھلے کی بات
اگر آپ خدانخواستہ کسی مرض میں مبتلا ہوں اور اس کی وجہ سے پریشان ہوں تو آج ہی اپنے حالات لکھ کر ہم سے خاص الخاص دوائیں منگوا لیجئے اسطرح آپ کو گھر بیٹھے سستا اور مفید علاج میسر آجائے گا۔
حکیم مخدوم الطاف احمد اکمل الطب والجراحت دواخانہ فضل میانی (ضلع سرگودھا)

کتاب ربوہ۔ (باتصویر)
قیمت درجہ اول ساڑھے چار روپے درجہ دوم ساڑھے تین روپے
ملنے کا پتہ:۔ خاکسار کمیشن (ملک) خادم حسین فیکٹری ایریا۔ ربوہ

۷۵ فی صدی کمیشن (خالص سلاجیت)
حکیم شیخ بو علی سینا لکھتے ہیں "الاانہٗ بالغ النفع" یاد رہے وہ (سلاجیت) بہت نافع دوا ہے وید اور اطباء ہمیشہ اس کی تعریف میں رطب اللسان رہے ہیں۔ اس کی خصوصیات یہ ہیں۔ بے ضرر ہے۔ کثیر الفوائد ہے۔ باوجود بیش قیمت ہونے کے بہت ارزانی ہے۔ ہڈیوں کی ٹی۔بی۔ کثرت پیشاب کیلئے کمزوری کیلئے بہت مفید ہے۔
قیمت ۲۰ تولہ ۵ روپے۔ ۸۰ تولہ ۲۰ روپے۔
پتہ:۔ جڑی بوٹی سپلائی مانسہرہ ضلع ہزارہ

احباب خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف لکھا کریں اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں
(مینیجر)

جماعتِ احمدیہ کا مابہ الامتیاز دین کو دُنیا پر مقدّم کرنا ہے

یہ اسی امتیاز کا نتیجہ ہے کہ احمدیوں کو خدمتِ دین کی توفیق مِل رہی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ کے مابہ الامتیاز کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" بعض لوگوں نے غلطی سے یہ سمجھا کہ آپ کی (یعنی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی) تحریک بھی ویسی ہی ہے جیسے آج کل کے صوفیاء وغیرہ کی تحریک ہوتی ہے کہ وہ ظاہری طور پر نماز روزہ پر زور دیتے ہیں اور اچھے بھلے آدمیوں کو خلوت میں بٹھاکر پردہ نشین عورتوں کی طرح بنا دیتے ہیں۔ اگر آپ ایسا کرتے تو یقیناً آپ بھی مغز کے نام سے ایک قشر کے حصول کی تحریک کرتے مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ آپ نے جہاں دینی احکام پر زور دیا وہاں اس بات پر بھی زور دیا کہ دین اللہ کی طرف سے اس لئے آیا کرتا ہے کہ وہ انسان کے ذہن کو جلا بخشے اور اس کے دماغ کو منوّر کرے اور اس کی عقل کو تیز کرے آپ نے کہا جو شخص صحیح طور پر دین پر عمل کرتا ہے اور بناوٹ سے کام نہیں لیتا دین اس کے اندر اخلاق فاضلہ پیدا کرتا ہے دین اس کے اندر قوت عملیہ پیدا کرتا ہے اور دین کے لئے اس کے اندر ایثار اور قربانی کا مادہ پیدا کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ تم دین کو اختیار کرو۔ تم نمازیں پڑھو۔ تم روزے رکھو۔ حج کرو۔ زکوٰۃ دو لیکن وہ نمازیں پڑھو جو قرآن نے بتائی ہیں اور وہ روزے رکھو جو قرآن نے بتائے ہیں اور وہ حج کرو جو قرآن نے بتایا ہے اور وہ زکوٰۃ دو جو قرآن نے بتائی ہے۔ قرآن کریم تم سے اٹھک بیٹھک کا مطالبہ نہیں کرتا نہ وہ تم سے بھوکے رہنے کا مطالبہ کرتا ہے نہ اپنا ملک بے فائدہ چھوڑنے کا مطالبہ کرتا ہے نہ اپنا مال گنوانے کا مطالبہ کرتا ہے قرآن کریم تو نماز کے متعلق یہ فرماتا ہے کہ

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ

نماز تم سے فحشاء اور منکر کو ترک کروا دیتی ہے۔ پس اگر وہ نتیجہ نہیں نکلتا جو نماز کا قرآن کریم نے بتایا ہے تو تمہاری نماز نماز نہیں اور روزے کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ روزہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے تا تمہارے اندر تقویٰ اور اخلاق فاضلہ پیدا ہوں۔ پس اگر تم روزے رکھتے ہو اور یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوتا تو معلوم ہوا کہ تمہاری نیت درست نہیں۔ اور تم روزہ نہیں رکھتے بلکہ تم اپنے آپ کو بھوکا رکھتے ہو، اور خدا تعالیٰ کو تمہارا بھوکا رکھنا مطلوب نہیں۔ اور حج کے لئے فرماتا ہے کہ یہ بغاوت کے خیالات کو روکنے اور باہمی جھگڑوں کو دور کرنے کا ذریعہ ہے پس حج رفث اور فسوق اور جدال کو روکنے کے لئے ہے اور زکوٰۃ کے لئے فرماتا ہے خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَتُزَکِّیْھِمْ بِھَا زکوٰۃ تزکیۂ فرد و قوم اور تطہیر قلب و افکار کے لئے مقرر کی گئی ہے پس جب تک یہ نتائج پیدا نہ ہوں تمہارا حج اور تمہاری زکوٰۃ صرف دکھاوے کے ہیں پس تم نماز پڑھو۔ روزہ رکھو۔ حج کرو۔ زکوٰۃ دو مگر تمہاری نماز اور روزے اور حج کو میں تب تسلیم کروں گا جب ان کا نتیجہ نکلے۔ اور تم فحشاء و منکر سے بچو اور تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔ اور رفث اور فسوق اور جدال سے کلی طور پر دور ہو جاؤ اور تزکیۂ فرد و قوم اور تطہیر قلب و افکار تم کو حاصل ہو لیکن جس شخص کے اندر یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوگا میں اسے اپنی جماعت میں نہیں سمجھوں گا۔ کیونکہ اس نے قشر کو اختیار کیا مغز کو اختیار نہیں کیا۔ جو خدا تعالیٰ کا مقصود تھا، اسی طرح تمام باقی عبادات کے متعلق آپ نے مغز پر زور دیا اور فرمایا کہ اسلام کا کوئی حکم ایسا نہیں جو حکمت کے بغیر ہو۔ خدا تعالیٰ آنکھوں کو نظر نہیں آتا خدا تعالیٰ دل کو نظر آتا ہے خدا تعالیٰ کو ہاتھوں سے نہیں چھوا جاتا۔ خدا تعالیٰ کو محبت سے چھوا جاتا ہے پس مذہب کی غرض یہ نہیں کہ وہ صرف آنکھ اور ہاتھ پر حکومت کرے بلکہ جب کبھی وہ آنکھ اور ہاتھ پر حکومت کرتا ہے تو وہ دل اور جذبات کو صاف کرنے کے لئے حکومت کرتا ہے تاکہ وہ قوتیں انسان کے اندر پیدا ہوں کہ جن سے وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ سکے اور جن سے وہ خدا تعالیٰ کو چھو سکے۔ اور وہ قوتیں پیدا ہوں کہ جن سے وہ خدا تعالیٰ کی آواز کو سن سکے۔ غرض ان باتوں پر زور دے کر آپ نے ایک نیا رستہ اسلام کی ترقی کے لئے کھول دیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ گو ایک چھوٹی سی جماعت پیدا ہوئی مگر ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی جس نے دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور اسلام کے روحانی ترقی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی بادشاہت کے قیام کے لئے ہر قسم کی قربانی شروع کر دی۔ آپ لوگ سوچیں تو سہی کہ کہاں احمدیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت اور کہاں عام مسلمانوں کا عظیم الشان گروہ۔ لیکن اسلام کی اشاعت اور اس کی ترقی کے لئے جو کچھ احمدیہ جماعت کر رہی ہے کیا باقی مسلمان جو ان سے ہزاروں گنا زیادہ ہیں ان سے نصف یا چوتھا حصہ بھی کر رہے ہیں۔ یہ آخر یہ تبدیلی کیوں ہوئی؟ اسی لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احمدیوں پر زور دیا تھا کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں۔ یہ حقیقت احمدیوں پر کھل گئی تو ان کے اعمال ایک نئے قسم کے اعمال ہو گئے "۔

(احمدیت کا پیغام)

سعودی عرب کے والی ہزمیجسٹی شاہ فیصل کی خدمت میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمسؔ کا پیغام تہنیت

شاہ موصوف کی طرف سے شکریہ کا اظہار

سعودی عرب میں عالی جاہ شہزادہ فیصل کے بادشاہ بننے پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد سابق امام مسجد لنڈن نے شاہ موصوف کی خدمت میں تہنیت کا حسب ذیل پیغام بذریعہ تار ارسال کیا تھا:۔

" آپ کے بادشاہ بننے پر میں آنجناب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں، اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جملہ امور میں آپ کی نصرت فرمائے " (شمس)

اس برقی پیغام تہنیت کے جواب میں سعودی عرب کے والی ہز میجسٹی شاہ فیصل نے مولانا موصوف کے نام شکریہ کا حسب ذیل پیغام ارسال فرمایا ہے۔

" ریاض ۱۰ر نومبر ۱۹۶۴ء

بخدمت شمس سابق امام مسجد لنڈن ربوہ (پاکستان)

" انا اشکرکم علیٰ تھنئتکم ونسأل اللہ التوفیق "

آپ نے تہنیت کا جو پیغام ارسال فرمایا ہے اس پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ سے توفیق کے طالب ہیں۔

(فیصل)

معلمین وقف جدید کی تعلیمی کلاس

معلمین وقف جدید مغربی پاکستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تعلیمی کلاس یکم دسمبر ۱۹۶۴ء سے ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ مندرجہ ذیل کے علاوہ تمام معلمین یکم دسمبر ۱۹۶۴ء کو شام تک ربوہ پہنچ جائیں:۔

۱۔ حکیم عطاء الرحمٰن صاحب
۲۔ عبدالرشید صاحب عابد
۳۔ ماسٹر غلام حیدر خاں صاحب
۴۔ حکیم محمد اسماعیل صاحب
۵۔ محمد عقیل صاحب
۶۔ رشید احمد صاحب طیب
۷۔ احمد علی صاحب اسلم
۸۔ ماسٹر محمد اشرف صاحب
۹۔ غلام محمد صاحب مندرانی۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

ضروری گذارش

بسوں کی ہڑتال کی وجہ سے کل الفضل کے بعض بنڈل نہیں بھجوائے جا سکے آج سے متبادل انتظام کر دیا گیا ہے۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ اور لاہور کے بنڈل ریل کے ذریعہ بھجوائے جائیں گے۔ متعلقہ ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ جونہی ہڑتال ختم ہو گی بنڈل پھر پہلے کی طرح بھجوانے شروع کر دیئے جائیں گے

(مینیجر الفضل ربوہ)

عزم سیرالیون:۔

مکرمہ اہلیہ صاحبہ مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ انچارج سیرالیون کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز ۱۸ ماہ حال کو سیرالیون جانے کے لئے روانہ ہونگی اسی طرح مکرم منور احمد صاحب چغتہ بھی ان کے ساتھ روانہ ہوں گے موصوف سیرالیون میں ہمارے سکول میں بطور ٹیچر متعین ہیں دوستوں سے درخواست ہے کہ ان ہر دو کے بخیریت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔ (نائب وکیل التبشیر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

حیاتِ بشیر مؤلفہ شیخ عبدالقادر صاحب مؤلف حیاتِ طیبہ و حیاتِ نور

المشتہر شیخ عبدالہادی مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور قیمت ۸/- روپے

نور کا جل بہت مفید اور ٹھنڈا کاجل ہے

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ تحریر فرماتی ہیں

"میں خود اور میرے بہت سے عزیز نور کا جل تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ ربوہ استعمال کرتے ہیں بہت مفید اور ٹھنڈا کاجل ہے بلکہ میں تو پاکستان اور انڈیا بھی اپنے عزیزوں کو تحفہ یہی نور کاجل بھجواتی ہوں۔ بچوں کے لئے بہت مفید پایا ہے"

قیمت بڑی شیشی سوا روپیہ چھوٹی شیشی بارہ آنہ۔ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔

قرآنی

نمونوں کا مکمل مجموعہ

ہمارے یہاں جو عکسی، رنگین، باترجمہ یا بلاترجمہ قرآن مجید اور حمائلیں طبع ہوتی ہیں اُن کے نمونوں کے ایک ایک ورق کا مکمل مجموعہ تیار کر دیا ہے اس مجموعہ میں ایک سو سے زیادہ نمونوں کے ورق ہیں یہ مجموعہ کیا ہے گویا تاج کمپنی کا نمائندہ تاج کمپنی کے قرآنوں کے بے نظیر عکسی، رنگین نمونے لیکر آپ کے پاس آگیا ہے۔ اب آپ آرام سے گھر بیٹھے ان کی زیارت کیجئے اور جو قرآن پاک منگوانا چاہیں منگوا لیجئے۔

قرآنی نمونوں کا یہ مکمل مجموعہ پتہ ذیل سے مفت طلب فرمائیے

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

نمایاں کامیابی

میری خالہ زاد بہن ملیحہ مسلم بنت چوہدری رحمت علی صاحب مسلم نے سیکنڈری سکول کے امتحان میں ۷۴۵ نمبر حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کی اس کامیابی کو مزید اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور حافظ و ناصر ہو۔

(وحید بن حمید جنجوعہ۔ ربوہ)

برش عنبری

(اعلیٰ رسیق بدن)

ان گولیوں میں حرارت عزیزی برقرار رکھنے کی قوی تاثیر ہے طاقت کی کمی جلد پوری ہو جاتی ہے اعصاب عضلات مضبوط ہو جاتے ہیں طبیعت کو راحت حاصل ہوتی ہے دماغ روشن نظر تیز اور نسیان دور ہو جاتا ہے پڑھتے لکھتے کام کرتے تھکاوٹ نہیں ہوتی۔ بوڑھے کمزور۔ نوجوانوں کی طرح اور سردی برداشت کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں

قیمت ۴۰ گولی تقریباً ۲ ماہ کے لئے ۷/۵۰ نصف ۳/۷۵

احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

اعلان نکاح

ملک ناصر محمود ابن جناب صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا نکاح صبیحہ ناصرہ بنت ملک ناصر الدین خان محمد نگر لاہور کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ مہر پر جناب مولوی شیخ عبدالقادر صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مبارک کرے لڑکی حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب بٹالوی کی پوتی اور حضرت ملک غلام محمد صاحب سنٹرل فلور ملز قصور کی نواسی ہے۔ (ملک عبدالرحیم سنٹرل فلور ملز قصور)

نامکمل وصایا

مندرجہ ذیل وصایا بوجہ نامکمل ہونے کے مجلس کارپرداز نے داخل دفتر کر دی ہیں جن کی اطلاع موصیان اور پریذیڈنٹ صاحبان متعلقہ کو دی جا چکی ہے

۱۔ رشیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد اعظم ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ مثل ۱۴۰۸۷/

۲۔ حسین بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری فیروز الدین صاحب چک ۲۱/W.B ۵ ضلع ملتان ۱۶۸۹۸/

۳۔ مولوی جلال الدین ولد محمد علی صاحب موضع دودھرائے ضلع گجرات مثل ۱۶۷۲۵/

۴۔ چوہدری محمد اسلم خان ولد چوہدری ہدایت اللہ چک ۸ T.D.A ۲/ ضلع سرگودھا مثل ۱۶۷۹۷/

۵۔ چوہدری عبدالحق ولد چوہدری فضل الدین موضع کوٹھی والا چاہ جیون سنگھ ضلع ملتان مثل ۱۶۳۶۱/

۶۔ ماسٹر حامد علی صاحب لیہ ضلع مظفر گڑھ مثل ۱۶۹۹۹/

۷۔ مقبول بیگم زوجہ عبدالرشید عنبری گوکھووال چک ۱۲۱ ج ب ضلع لائل پور مثل ۱۶۹۹۷/

۸۔ چوہدری مسعود احمد اختر ولد چوہدری محمد حیات چک ۱۹۱/۷R بہاولنگر مثل ۱۶۳۹۸/

۹۔ محمد دلشاد خان ولد محمد ایوب خان ۱۶۳۹/ا ڈرگ کالونی کراچی مثل ۱۶۶۷۸/

۱۰۔ شہزادہ بیگم زوجہ میجر غلام حسن صاحب ۶۰۳ بہاولپور لائٹنز ملیر کینٹ مثل ۱۶۴۳۲/

۱۱۔ عبدالکریم درویش ولد میاں اللہ دتہ صاحب ۲/۱۱ سادات کالونی ڈرگ روڈ بازار کراچی نمبر ۸

۱۲۔ چوہدری عبدالمنان ولد نواب دین صاحب چک ۳۳۲ ج ب دسی دیو ضلع لائل پور۔ } مثل ۱۶۸۸۴/

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ دیار کیل۔ پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقعہ دیکر مشکور فرمائیں

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون ۶۲۶۱۸

سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروز پور روڈ لاہور ۔ لائلپور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائلپور فون ۳۸۰۸

الفضل کے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

(مینیجر الفضل)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تریاق چشم رجسٹرڈ کی خاص تاثیر:

ہم خود بھی حیران ہیں اور نہ ہی موجد کا دعویٰ ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ آپ کا سرمہ تریاق چشم برسہا برس کے نین چار دن میں ختم کر دیتا ہے چوہدری نصیر احمد صاحب گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ جو ڈاکٹر اور حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ میں مریضان چشم کے لئے منگواتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب آف ملتان تحریر فرماتے ہیں پانچ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں پھر سید حکیم صاحب لنبدی ٹوپی غلام مرتان تحریر فرماتے ہیں ایک شیشی تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرماویں اب آپ خود ہی غور فرماویں کہ اس سے بڑھ کر مریضان چشم کے لئے اور کیا یقینی شہادت ہو سکتی ہے تریاق چشم ایک نباتاتی مرکب ہے جو ککروں کو زائل کرتا ہے سرخی کا نام نہیں رہنے دیتا باہر کاٹ دیتا ہے زخم خارش دھند گو نزلہ کی روشنی میں آنکھ دکھنے اور مطالعہ سے محروم رہنا سب کے لئے مفید ہے چالیس سال سے دہلی کی اسسٹنٹ کمیٹی انگریز صاحب اور دیگر نامور ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے اعلیٰ سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے خدمت خلق کے پیش نظر قیمت وہی ہے جو چالیس سال پہلے مقرر کی گئی تھی قیمت ۵ روپے فی تولہ نوٹ:۔ اب کوئی صاحب سابقہ پتہ گدھی شاہدرہ ضلع گجرات پر آرڈر نہ بھیجیں: المشتہر مرزا احمد شریف بیگ مینجر زیباق چشم حویلی متصل زنانہ ہسپتال جنڈیالہ ضلع جھنگ

ہمیشہ اپنی

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی آرام دہ بسوں پر سفر کیجیے

(جنرل منیجر)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق جوڈر ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس ۱۹ روپے